باب: 36

خلیفہ ہارون رشید

(Khalifa Haroon Rasheed, 764-809 AD)

مسلمانوں کی تاریخ میں بڑی بڑی اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں اور بہت سے خانوادے تختِ حکومت پر بیٹھے لیکن ان سب میں جو عظمت و شان اور جو اہمیت دولتِ عباسیہ کو حاصل ہوئی وہ کسی کے حصہ میں نہ آئی۔ اگرچہ کہ اُموی حکومت کے مقابلہ میں اس کا رقبہ کم تھا اور برابر گھٹتا ہی گیا لیکن جب تک عباسی حکومت کا نام باقی رہا اس وقت تک اسلامی حکومتوں میں مرکزی حیثیت اسی کو حاصل رہی۔ یہ خلافت عباسیہ سنہ 32ھ (750ء) سے سنہ 656ھ (1258ء) تک پانچ صدیوں پر محیط رہی۔

ہارون، جن کا لقب رشید تھا، خلافتِ عباسیہ دَور کے پانچویں خلیفہ تھے۔ ان کے والد مہدی بن منصور اسی خلافت کے تیسرے خلیفہ تھے جو سنہ 775ء سے 785ء تک حکمران رہے۔ ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے نے حکومت سنبھالی لیکن وہ جلد ہی انتقال کر گئے۔ سنہ 786ء میں جب ہارون تختِ خلافت پر بیٹھے تو ان کی عمر 22 سال کی تھی۔ انہوں نے مسند نشینی کے پہلے سال ہی حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ حرمین پہنچ کر انہوں نے وہاں کے باشندوں پر انعام و اکرام کی بارش کر دی۔ اور آلِ علیؓ پر سے قید و بند ہٹا کر ان کو مدینہ میں سکونت کی اجازت دے دی۔

ہارون رشید کا دور، دولتِ عباسیہ کا زریں عہد تھا۔ اس کی درخشانی میں بلا شبہ خود ہارون کی ذاتی خصوصیات کو بھی بڑا دخل تھا لیکن اس کا سہرا ان کے نامور برمکی وزراء کے سر بھی جاتا ہے۔ برامکہ کا جدِ اعلیٰ برمک، بلخ کے بدھ مندر کا پجاری تھا۔ اس لیے خراسانی اس کو بڑی وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ برمک کا لڑکا خالد، ابو مسلم کی عباسیہ دعوت میں شریک ہوا۔ اور اس کا لڑکا یحییٰ، ہارون رشید کے والد ہادی کے زمانہ میں متعدد خدمات پر مامور تھا۔ وہ ہارون رشید کا باقاعدہ اتالیق بھی رہا۔ چنانچہ وہ ہارون کے ابتدائی عہد میں ان کا مشیر خاص ہوا۔ بلکہ مملکت کے تمام امور یحییٰ برمکی کے حکم سے ہی انجام پاتے تھے۔ اس کے بعد اس کے ایک بیٹے فضل نے اس کی جگہ لی اور پھر دوسرا بیٹا جعفر، ہارون کا دست راست بنا۔ جعفر کے ہاتھ میں جب وزارت آئی

تو اس نے اپنی ذہانت سے رعایا کو اپنا ایسا گرویدہ کر لیا کہ ہارون ان دنوں محض نام کا بادشاہ بن کر رہ گئے۔ تاہم جعفر کی یہ خودسری ایک وقت پر رنگ لے ہی آئی جس نے بالآخر ہارون رشید کو اس کے قتل پر مجبور کر دیا۔

ہارون کے زمانے میں ملک کے مختلف حصوں میں اندرونی شورشیں نمایاں ہوئیں لیکن انہوں نے بر وقت ان کا تدارک کیا۔ ان کا عہد بیرونی فتوحات کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ ان کے زمانہ میں رومیوں سے معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ سب سے اہم معرکہ، ایشیائے کوچک پر حملہ ہے۔ قسطنطنیہ کے نئے رومی بادشاہ نیسی فور نے ہارون رشید سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان سے اب تک وصول کیے جانے والے تمام خراج کو واپس کر دے ورنہ پھر فیصلہ تلوار کرے گی۔ اس پر ہارون رشید نے فوج کشی کی اور نیسی فور کو شکست دی۔

شام، جو اُمویوں کا پایہ تخت تھا، رومیوں کا ملک تھا۔ اور اس سے مسلمان متاثر بھی ہوئے لیکن چونکہ یہ علاقہ عرب سے ملتا جلتا بھی تھا اس لیے تمدنی طور پر نمایاں فرق نہ آسکا۔ مگر جب عباسیوں نے ان کی جگہ لی تو اس کے زمین و آسمان ہی بدل گئے۔ اور عباسی خلافت، مذہب کے سوا زندگی کے تمام شعبوں میں عجمی رنگ میں رنگ گئی۔ سیاست، تہذیب و معاشرت، علم اور فنون اور قریب قریب پورا کلچر ہی عجمی قالب میں ڈھل گیا۔ ہارون رشید کے زمانہ میں دولت عباسیہ نے علمی، تمدنی اور سیاسی طور سے بہت ترقی کی۔ بیت الحکمہ ان کے زمانہ میں قائم ہوا جس سے علوم و فنون کا دروازہ کھلا۔ علماء نوازی اور علم پروری ہوئی۔ ان کے دَور میں عربی اور ایرانی تمدن کی آمیزش سے ایک نیا اسلامی تمدن بنا۔ یوں دونوں کی آمیزش سے ایک دلکش اور رنگ برنگا تمدن پیدا ہوا۔ جو بالآخر مسلمانوں کا معیاری تمدن قرار پایا۔

ہارونی عہد میں سلطنت نہایت مضبوط، ملک شاد و آباد اور خزانہ معمور تھا۔ بغداد تو بجائے خود ایک عالم تھا۔ اس کا ایک ایک محلہ، ایک ایک شہر کے برابر تھا۔ رقبہ کی وسعت، آبادی کی کثرت، علم و فن، صنعت و حرفت، تجارت، اخلاق و تہذیب اور جملہ مادی اوصاف و کمالات میں اس زمانہ کی دنیا کا کوئی شہر بغداد کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی ساری نعمتیں جمع کر دی تھیں۔ اس کے دو دریا، دجلہ اور فرات، شہر کی زرخیزی کا باعث تھے۔ ان دریاؤں کے ذریعہ تجارت بھی ہوا کرتی تھی۔ اس شہر میں ہر فن اور ہر پیشہ کے ماہر موجود تھے۔ اور ہر ضروریات کا سامان مہیا تھا۔ غرض رعایا خوش حال تھی۔

ہارون رشید کے دَور میں حکومت کے نظم اور عدل و انصاف کے قیام کے تمام اسلامی اصول اپنائے گئے۔ ہارون رشید خود بھی شریعت کے بہت حد تک پابند تھے۔ زبیدہ، ہارون رشید کی چہیتی بیوی تھیں جس کے سبب تاریخ میں ان کا بھی خصوصی طور پر نام لیا جاتا ہے۔

Siddiqui Publications